هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

تصنیف ... بعنایت امر امر کن فکان و اعانت و دستگیری ...

تفسیر عمدة البیان

سنه ۱۳۰۲ هجری

جلد دوم

SALAR JUNG ... LIBRARY
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOKS
Accession No. ...
Subject ... No. ...

... جناب مولوی سید ... علی ...

مطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسن ... طبع شد

پوشیدہ رکھا اور اسکو ظاہر نکیا تاکہ منافقین میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ بیٹے کی ایک عورت کو کہ وہ ایک کے گھر میں ہے اپنی ازواج میں سے کیا اور مومنین کے طعنوں سے اور خوف کیا منافقین
کے طعنے سے حالانکہ خدا نے فرمایا کہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ یعنے خدا زیادہ لائق ہے کہ تو اس سے ڈرے نہ آدمیوں سے اور خدا تعالیٰ نہیں متولی ہوا سوائے اسکے نکاح کا اپنی خلقت میں سے مگر
واسطے نکاح آدم کی حوا سے اور رسول خدا کی زینب سے چنانچہ فرمایا کہ زوجنٰکہا اور نکاح فاطمہ کا علی سے کہ آسمان پر کیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی علم سے جانا تھا کہ قریب ہے کہ منافقین حضرت کو زینب
سے نکاح کرنے میں عیب لگائینگے اسواسطے یہ آیت نازل کی کہ ماکان علی النبی اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے من حرج کوئی تنگی اور گناہ فیما فرض اللہ لہ بیچ اسکے کہ مقدر اور مقرر کیا ہے خدا
نے واسطے اسکے پیغمبر کے کہ عورتوں لے پالکوں کی انکے حلال کی ہیں جسوقت کہ انکو چھوڑائیں یا طلاق دیویں اور خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہے بلکہ سُنّۃ اللہ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا
کا ہے فی الذین خلوا بیچ ان لوگوں کے کہ گزرے ہیں انبیا میں سے من قبل پہلے اس سے اور سنۃ اللہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی سن اللہ سنۃ مراد اس سے پہلے انبیا ہیں کہ خدا تعالیٰ نے
حرج کو دور کیا تھا اور امر مباح میں جیسے کہ نکاح لے پالکوں کی عورتوں سے یا اسکے سوا کے مباح ہو تھی مثل کثرت ازواج کے داؤد کی سو زوجہ تھی اور سلیمان کے تین سو زوجہ اور سات سو حرم تھی پس
جسوقت کہ پہلے انبیا کو کثرت ازواج کی جائز ہوئی تو ان حرج پس محمد کہ سردار انبیا کا ہے اسکو بھی حرج نہیں ہے اگر اپنے لے پالک کی زوجہ سے نکاح کرے وکان امر اللہ اور ہے امر خدا کا قدرا
مقدورا ایک حکم اندازہ کیا گیا اور جاری کیا گیا یقیناً یعنی جو چیز کہ خدا تعالیٰ انبیا پر نازل کرتا ہے وہ قضا و قدر ہے کہ البتہ واقع ہونیوالی ہے محمد اور کہ جو موافق حکمت کے ہے
اور انبیا گزشتہ الذین یبلغون وہ لوگ ہیں کہ پہنچاتے ہیں رسٰلت اللہ پیغاموں خدا کے کو اپنی امتوں پر بدون خوف آدمیوں کی ویخشونہ اور ڈرتے ہیں اس خدا سے
ولا یخشون احدا اور نہیں ڈرتے ہیں وہ احکام کی پہنچانے میں کسی سے الا اللہ مگر خدا سے وکفی باللہ حسیبا اور کافی ہے خدا لکفایت کرنیوالا واسطے برلانے مقصد ڈرانیکے کو
جو کہ اس سے ڈرتے ہیں اور بعد یہ کہ کافی ہے خدا حساب کرنیوالا بندوں کے اعمال کا بس چاہیئے کہ اس سے ڈریں نہ اسکے غیر سے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ انبیا کو احکام کے پہنچانے میں
تقیہ جائز نہیں ہے اور غیر تبلیغ احکام میں یعنی سوا تبلیغ احکام کے اور امور میں تقیہ کرسکتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے کیا اور اگر کوئی کہے کہ اگر انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے
تو اسکے کیا معنے ہیں کہ وتخشی الناس یعنی اور ڈرتا ہے تو آدمیوں سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول تبلیغ احکام سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ خوف حضرت کو منافقین کی
بدگوئی کا تھا کہ وہ طعن کرینگے اور لوگوں کی بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے ہر عاقل پرہیز کرتا ہے اور یہ امر متعلق احکام خدا کے نہیں ہیں اور جس امر سے حضرت ڈرتے تھے وہی بعد نکاح
کرنے کے زینب سے پیش آیا کہ منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ یہ مرد ہمکو کہتا ہے کہ تمہارے فرزندوں کی جورویں تم پر حرام ہیں اور اب اپنے پسر کی جورو سے نکاح اپنا کر لیا یعنی
زید کی زوجہ سے اور یہ انہوں نے اسواسطے کہا کہ وہ لے پالک کو مثل پسر حقیقی اور صلبی کے جانتے تھے سب انکو نہیں خدا تعالیٰ نے انکی رد میں یہ آیت نازل کی کہ ماکان محمد نہیں ہے محمد صلعم
ابا احد من رجالکم باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اگر باپ ہے تو فاطمہ زہرا کا ہے اور وہ مرد نہیں ہے بلکہ عورت ہے اور اگر قاسم و ابراہیم کا باپ ہے تو وہ لڑکے تھے اور نابالغ ہوئے
تھے پس رجال میں داخل نہوئے اور اگر بالغ بھی ہوجاتے تو امت کے مرد نہیں تھے بلکہ ان حضرت کے مرد تھے اور حسنین بھی اسوقت میں بالغ نہوئے تھے وہ بھی ان حضرت کے مرد ہیں
تھے نہ امت کے مرد نہیں ہے اور حسنین کو حضرت نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ دونوں بیٹے میرے ہیں اور دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے رہیں یعنی دونوں حالت میں امام ہیں خواہ امامت پر قایم ہوں
یا امامت سے بیٹھ رہیں اور معاویہ سے لڑائی میں جناب امیر نے محمد حنفیہ کو بلا کر کہا کہ تو بیٹا میرا ہے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حسنین بیٹے آپکے نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسول خدا کے فرزند ہیں اور
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سبکی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے پس زید کہ امت کی مردوں میں سے ہے اسکی وہ حضرت باپ نہ ہونگے ولکن رسول
اللہ اور لیکن وہ پیغمبر خدا کا ہے اور لکن مخفف ہے لکنّ مثقلہ کا اور اسم اسکا محذوف ہے اور وہ ضمیر غائب کی ہے اور اس صورت میں ہے کہ رسول کا لفظ مرفوع ہوا اور
اگر منصوب ہو تو خبر کان مقدر کی ہے یعنی لکن کان رسول اللہ یعنی اور لیکن ہے وہ پیغمبر خدا کا اور امت کا جو حضرت کو باپ کہتے ہیں وہ اس جہت سے ہے کہ حضرت نصیحت اور شفقت کرنیوالے
امت کے ہیں اور واجب التعظیم اور توقیر سب کے ہیں اور اطاعت انکی سب پر واجب ہے اور زید ایک آدمی امت میں تھا اور انہیں رسول خدا میں سے ولادت کا نتھا اسواسطے وہ حضرت
زید کے باپ نہیں ہوسکتے وہ حضرت تو پیغمبر ہیں خدا کے کہ لوگوں کی ہدایت اور نصیحت کے واسطے حکم کئے گئے ہیں وخاتم النبیین اور ہے وہ حضرت ختم کرنیوالا پیغمبروں کا کہ بعد انکے کوئی پیغمبر
نہیں ہوگا اور حفص نے خاتم کو بفتح تا پڑھا ہے یعنے اور ہے وہ مہر پیغمبروں کی کہ بعد اسکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اسکی نبوت قیامت تک باقی رہیگی اور بعد اسکے اس سے کسی پر کو
نبوت نہ ہوگی اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور تو ہے علی خاتم الاولیا کا اور حضرت عیسیٰ جو نازل ہونگے تو عامل بھی ہمارے شرع پر ہونگے نہ انکی شرع پر کہ وہ منسوخ
وکان اللہ اور ہے خدا بکل شیء علیما ساتھ ہر چیز کے دانا اور جانتا ہے وہ کہ کون لائق خاتم النبیین ہونیکے ہے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اے علی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہے یعنی جو نسبت کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی وہ تجھکو مجھسے ہے مگر یہ فرق ہے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر بعد میرے اور
ہارون پیغمبر بھی تھا مقصود اس سے یہ ہے کہ بعد میرے پیغمبر نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تو بھی ہوتا اسواسطے کہ جو فضایل کہ چاہیئیں وہ تجھمیں موجود ہیں عصمت اور علم اور شجاعت اور سخاوت اور حلم اور علم

اور اگر ہوتے بھی